OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u10.v6.02(22)106-119

فتاوی حصاریہ اور مولانا عبدالقادر حصاریؒ: تعارفی جائزہ

Fatāwā Ḥiṣārīa and Mūlāna Abdul Qādir Ḥiṣārī: an introductory study

DR. HAFIZ MUHAMMAD HASSAN
Chairman Department of Islamic Studies, University of Chakwal

MAMOONA ISLAM
PhD Scholar Department of Islamic & Arabic Studies, University of Sargodha

DR. MUHAMMAD SHAHBAZ MANJ
Department of Islamic & Arabic Studies, University of Sargodha

Received on: 12-04-2022 Accepted on: 26-05-2022

Abstract

Asking and issuing fatāwās has been going on from the earliest centuries to the present day and will continue till the Day of Judgment because Islam is a complete code of life. Therefore, in every day people turn to Islamic scholars to solve the issues related to their economic, social and political aspects. A study of the Holy Quran, Sunnah and the biography of the Companions shows that giving fatwas is also the Sunnah of Allah, the Sunnah of the Prophet and the Sunnah of the Imams. The Prophet (PBUH) gave them answers are called the fatwas of the Prophet (PBUH). After that the Companions of the Prophet (peace be upon him) and after him the followers and followers of the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) held the position of Iftā. And no one is far from it. This article contains an introductory review of the fatāwā Ḥiṣārīa and its writer Mūlāna Abdul Qādir Ḥiṣārī, who are famous religious scholar of the subcontinent.

Keywords: Abdul Qādir Ḥiṣārī, Fatāwā Ḥiṣārīa, Introductory study

مولانا حصاریؒ کے حالات زندگی

آپ کا پورا نام عبدالقادر بن محمد ادریس بن حکیم مستقیم ہے اور کنیت عبدالشکور ہے، آپ راجپوت قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے دادا کا نام مولانا مستقیم تھا۔ 1907 ء میں ضلع حصار کے گاوں "گنگا" میں پیدا ہوئے۔[1]

عبادت وطہارت:

عبادت میں مولانا حصاریؒ ذرا سی بھی غفلت نہ برتتے تھے، تہجد اور اشراق کبھی قضا نہیں کیا کرتے تھے۔ رات کو اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے خصوصی طور پر اپنے نواسے[2] کو بھی جگایا کرتے۔ ایک دفعہ اپنے گاوں (پنجکوسی) میں رات کو اٹھے تو وضو کرتے ہوئے گر گئے اور زخمی ہو گئے۔ ان کے نواسے نے مسجد میں ان کے ساتھ رات گذاری تکلیف کے باعث بار بار اظہار افسوس کرتے رہے کہ "کتنی اچھی رات ہے لیکن میں بیمار ہوں "یوں ساری رات استغفار میں گزار دی۔[3] ان کے نواسے (ڈاکٹر عبدالرؤف) اکثر اس بات کی کوشش کرتے کہ نماز آپ

ہی کے پیچھے پڑھی جائے، لیکن اکثر حکم دیتے کہ جماعت کراؤ تو "الامر فوق الادب" کے تحت جماعت کرواتے۔ دوستوں کے سامنے فخریہ ذکر کرتے کہ یہ میرا نواسہ عالم دین ہے۔ اکثر تاکید فرماتے کہ آخری رات کو جاگا کرو۔ خواہ دو نفل پڑھ لیا کرو۔ پھر یہ آیت سناتے:

إِنَّ نَاشِئَةَ ٱلَّيۡلِ هِيَ أَشَدُّ وَطۡـٔٗا وَأَقۡوَمُ قِيلًا۔[4]

عادات وخصائل:

گھر میں ہر چیز کا خیال کیا کرتے تھے۔ طبیعت میں مذاق کے پہلو کے باعث بچوں سے پیار اور مذاق بھی کیا کرتے۔ فضول خرچی کو ناپسند کیا کرتے اور اکثر یہ آیت پڑھ کر سناتے:

إِنَّ ٱلۡمُبَذِّرِينَ كَانُوٓاْ إِخۡوَٰنَ ٱلشَّيَٰطِينِ[5]

بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

آپ کے حسن سلوک سے ہر ایک گرویدہ ہو جاتا۔ اگر کبھی کوئی ناراض ہو جاتا تو فوراً اس کو راضی کر لیتے۔ مسافروں کی طرح دنیا میں رہے کبھی دنیا کی رغبت میں نہ رہے۔ علماء کے ساتھ بہت میل جول رکھا کرتے کبھی مولانا عبدالقادر روپڑیؒ اور کبھی مولانا محمد حسین شیخوپورہ والے کی آتے رہتے۔ پروفیسر حافظ عبداللہ صاحب (بہاولپور والے) کی تقریر بہت پسند کرتے تھے۔ مہمان نوازی بھی خوب کیا کرتے۔ اور اگر کہیں تشریف لے جاتے تو تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرا کرتے تھے اور فرماتے کہ مہمان تین دن کا ہوتا ہے۔[6]

علمی زندگی:

آپ کے والد مولانا محمد ادریس عالم دین تھے ابتدائی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ اس کے بعد تعلیم کے حصول لیے لکھنو چلے گئے۔ جہاں آپ نے حضرت مولانا محمد علی لکھوی سے کسب فیض کیا، اس دوران مسائل میں ان سے اختلاف کے باوجود ان کا نام بڑے احترام سے لیتے تھے۔[7] تعلیم سے فارغ ہو کر واپس اپنے ہی گاؤں میں آکر تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری کیا۔ نماز جمعہ خود پڑھایا کرتے اور آپ کی تقریر میں قرآن و حدیث کے حوالہ جات اور تاریخی واقعات موتیوں کی طرح جڑے ہوتے تھے، برجستہ اور بر محل اشعار فصاحت و بلاغت کے ساتھ مل کر سونے پر سہاگہ کا کام دیتے۔ تقریر دعوت فکر و عمل دیتی اور ذہنوں کی خشک کھیتیوں کے لیے آبیاری کا کام کرتی تھی۔ مولانا حصاریؒ اشاعت علم دین میں بہت گہری نظر رکھتے تھے، اور بخوبی سمجھتے تھے کہ کس علاقہ میں خدمت دین کی ضرورت ہے۔ مولاناؒ طلباء اور عوام الناس کو ہندو محفلوں میں جانے سے روکتے تھے۔ آپ کو احساس تھا کہ ہندو مسلم ملا جلا معاشرہ، کچے اور ان پڑھ مسلمان ذہنوں کے لیے سم قاتل ہے، ایک دفعہ چند طلباء دیوالی اور چراغاں دیکھنے کے لیے گئے۔ وہاں انہوں نے شرارتاً مٹی کے دیے بھی توڑ ڈالے۔ جب آپ کو پتہ چلا تو سزا کے طور پر ان سب کو بلا کر ان کے سر منڈا دیئے اور آئندہ کے لیے ایسا نہ کرنے کا وعدہ لے کر معاف کر دیا۔ آپ دوسروں کے مذہبی جذبات کا بھی احترام کرتے تھے۔ اس موقعہ پر سزا یافتہ طلباء کو نصیحت بھی کی۔[8]

اساتذہ و شیوخ

آپ کے شیوخ اپنے زمانے کے بلند پایہ کے عالم تھے۔ جن میں مولانا عبدالرحیم غزنوی، مولانا یحیی غزنوی اور مولانا زکریا غزنوی اور مولانا عبدالاعلی غزنوی شامل ہے۔ اس کے علاوہ استاد پنجاب مولانا عطاء اللہ لکھوی، مولانا جر جیس جو کہ مولانا عبدالقادر حصاریؒ کے چچا تھے سے تعلیم حاصل کی نیز فنون کی بعض کتب حنفی مدرسین سے بھی پڑھی ہیں۔ [9]

مولانا حصاریؒ بطور تحقیقی مناظر

مولانا تحقیقی مناظر بھی تھے۔ آپؒ نے احقاق حق اور ابطال باطل کے لیے کئی مناظرے کئے اور کرائے۔ موضع دیپ سنگھ، ریاست فرید کوٹ میں آپ جماعت غرابا اہل حدیث کی طرف سے امیر مقرر ہوئے اور آپ مسئلہ امارت کو حق جانتے تھے مگر کسی امارت کو ایسا نہیں سمجھتے تھے کہ اس میں شامل ہو کر کسی دوسری جماعت کو کافر کہیں۔ چنانچہ مولانا نے کئی ایک مناظرہ جات جیتے اور مخالف کو قرآن و حدیث کے مد نظر رکھتے ہوئے شکست دی۔ اسی طرح قصبہ ہابڑی ضلع کرنال میں مناظرہ ہوا۔ یہ مناظرہ اہل حدیث اور احناف کا مشہور ترین مناظرہ تھا اہلحدیث کی طرف سے مولانا حصاریؒ مناظر تھے احناف کی طرف سے مولانا خیر محمد جالندھری تھے۔ موضوع بحث یہ تھا "کتب فقہ کے مسائل اکثر قرآن و حدیث کے خلاف ہیں" اس مناظرہ میں مولانا نہایت کامیاب رہے اسی طرح ایک مناظرہ مولانا عبدالکریم فاضل دیوبند سے ہوا اس کا موضوع "بے نماز کا کفر اور اسلام" تھا مولانا مرحوم کا دعوی تھا کہ بے نماز کافر ہے اور مولانا عبدالکریم کا دعوی تھا کہ بے نماز مسلمان ہے لیکن گنہگار ہے۔ شرط یہ تھی کہ قرآن و حدیث سے بے نماز کے متعلق کافر یا مسلمان ہونے کا صاف لفظ بالتصریح دکھانا ہو گا، عام دلیل معتبر نہ ہو گی، جب دعوی خاص ہے تو دلیل بھی خاص پیش کرنا ہو گی تاکہ تقریب تام رہے اس پر مولانا مرحوم نے بے نماز کے کافر و مشرک ہونے پر قرآن و حدیث سے لگاتار بہت سے دلائل پیش کیے۔ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ثابت کر دیا جس کے جواب مولانا عبدالکریم صرف زبان اور ہاتھ ہلاتے رہے لیکن کوئی معقول اور مدلل جواب نہ دے سکے صرف یہ تاویل کی کہ ان احادیث میں کفر سے مراد کفر عملی ہے۔ مولانا حصاریؒ نے مشکوۃ کی وہ حدیث جو براویت دارمی اور مسند احمد میں آئی ہے کہ بے نمازی فرعون، قارون اور ہامان وغیرہ کے ساتھ ہو گا، پیش کر کے ان کی تاویل کا ابطال کیا پھر مولانا عبدالکریم نے بے نمازی کے مسلمان ہونے پر ٹوٹے پھوٹے دلائل پیش کیے جن کو مولانا نے محدثانہ طریقہ سے بیان کیا اور مولانا عبدالکریم لاجواب ہو گئے جب بہت اصرار کیا تو آخری وقت پر مولانا عبدالکریم نے حضور ﷺ کے جنگ احزاب میں نماز ترک کرنے کا واقعہ پیش کر دیا اگر نماز ترک کرنا کفر ہوتا تا آپ ﷺ ترک نماز سے نعوذ باللہ کافر ہوئے اور یہ حدیث بالعموم آپ ﷺ پر صادق آجاتی اس سے ظاہر ہے کہ ترک نماز کفر نہیں اس پر اہل علم کو بہت تعجب ہوا۔ [10]

مولانا مرحوم نے اس کا وہی جواب دیا جو مولانا اشرف علی تھانوی نے کانگرسی لیڈروں کو اپنی ایک تصنیف میں دیا جبکہ وہ سیاسی جلسوں میں عند الضرورت نماز ترک کرنا جائز قرار دیتے تھے اور وہ واقعہ احزاب سے استدلال کرتے تھے۔ مولانا فرماتے ہیں: غضب یہ کہ اس پر بعض اہل علم نے حاشیہ بھی چڑھا دیا۔ "اتفاق و اتحاد وہ چیز ہے کہ اس کے قائم کرنے کے لیے نمازیں قضا کر دی گئیں، آنحضرت ﷺ نے جنگ احزاب میں نمازیں قضا کر دی تھیں" سبحان اللہ! واہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑہ۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ اول تو یہ بتلایا جائے کہ حضور ﷺ کس سے

اتحاد کر رہے تھے جس اتحاد کی وجہ سے نمازیں قضا ہوئیں بالکل وہاں تو عدم اتحاد اس وجہ سے نمازیں قضا ہوئیں بالکل وہاں تو عدم اتحاد اس کا سبب ہوا تھا کفار سے مقابلہ اور لڑائی تھی نہ کہ اتحاد کی گفتگو۔ اگر کوئی شخص اپنے اس اتحاد کو بھی مقابلہ میں داخل کرنا چاہے تو پھر وہ یہ ثابت کرے کیا حضور ﷺ نے باوجود فرصت کے نمازیں قضا کر دی تھی یا کفار نے آپ ﷺ کو نماز پڑھنے کی مہلت ہی نہ دی تھی احادیث اور واقعات میں صاف مذکور ہے کہ وہاں ترک نماز کا سبب یہ تھا کہ کفار نے آپ ﷺ کو نماز کی مہلت ہی نہ دی تھی، کیونکہ مقابلہ کے وقت مہلت اپنے قبضہ میں نہیں رہتی بلکہ دونوں پر موقوف ہوتی ہے۔ اگر ایک فریق مہلت لینا چاہے اور دوسرا مقابلے سے باز نہ آئے تو اس کا مہلت لینا بے کار ہے پھر اس وقت نماز کیسے پڑھی جائے؟ مناظرہ تھا ایسا بے نماز کے بارے میں جو عمداً نماز نہیں پڑھتے اور دلیل دی جا رہی تھی ایسی حالت میں ترک نماز کی جو مجبور اور معذور تھی کہ نماز کی مہلت ہی نہ ملی جس پر آنحضرت ﷺ نے بد دعا فرمائی تھی "خدا ان مشرکوں اور کافروں کے گھروں کو آگ سے بھرے کہ انہوں نے ہمیں نماز پڑھنے کا موقع نہیں دیا" حالانکہ وہ موقعہ جنگ کا تھا جس پر امن کی حالت کو قیاس کرنا مردود ہے۔[11]

تحقیق کا انداز اور فتاویٰ نویسی:

جب بھی کوئی مسئلہ در پیش ہوتا تو اس کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالتے۔ جس طرح تحقیق کو بطور طرز زندگی اپنانا، سچی لگن، مختلف علوم سے واقفیت، حق گوئی، حقائق کی تلاش، غیر متعصبانہ و غیر جانبدارانہ، دنیاوی مقاصد کے لیے استعمال نہ کرنا یہ تمام محقق کے اوصاف شمار کیے جاتے ہیں اسی طرح مولانا حصاریؒ کا انداز تحقیق محقق کے ان تمام اوصاف پر پورا اترتا ہے۔ دوسرے مکاتب فکر کے درمیان جو مختلف فیہ مسائل ہیں انہیں بالکل واضح کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کی ہر تحریر سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ نے متعلقہ موضوع پر قلم اٹھانے کا حق ادا کر دیا ہے۔ اور حضرتؒ کا انداز تحقیق صرف کتابوں تک محدود نہ تھا بلکہ روزہ مرہ زندگی میں بھی کوئی گفتگو فرماتے تو اس کا حوالہ پیش کرتے۔ ایک دفعہ ایک خط میں ان کے نواسے کے دوست مولانا تاج دین کو اپنی کتاب نہ چھپنے پر شکوہ کے انداز میں مولانا تاج دین مسجد کا مجاور مثل ڈاور لکھ دیا انہوں نے شکایت کی کہ وہ لفظ مجاور پر ناراض ہیں تو مولانا کو خط لکھا جس میں مجاور کا مادہ اس کے لغوی معنی پھر اس کا استعمال لکھا۔ اور لکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے متعلق کتب احادیث میں لکھا ہے: کا ن رسول الله ﷺ یجاور فی غار حرا۔ اسی طرح کئی صحابیوں کا لکھا مولانا تاج دین بہت خوش ہوئے۔[12]

پورے ملک سے ہر قسم کے لوگ عوام و خاص مسائل کے حل کے لیے آپ سے ہی رجوع کرتے سوالات کے جوابات حتی المقدور دیا کرتے اسی طرح جو فتوی دیتے اس کی نقل اپنے پاس رکھ لیتے۔ ہفتے میں پچاس سے بھی زیادہ مسائل بذریعہ ڈاک بھی جاتے۔ کوشش کرتے کہ سب کا جواب ہو جائے۔ ایام بیماری میں کسی شاگرد یا دوست سے لکھوا دیتے۔ علماء بھی اس سلسلے میں آپ کی جانب رجوع کرتے۔ مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، مولانا عطاء اللہ حنیف اور مولانا عبدالستار صاحب ایام مصروفیت میں اپنا فتویٰ کا کام جو آتا آپ کی جانب بھیجتے۔ آپ کے فتاویٰ مختلف رسالوں اور جریدوں کی زینت بھی بنے۔ فتویٰ ایسا تسلی بخش ارسال کرتے کہ تشنگی باقی نہ رہتی۔ ایک دفعہ مولانا داؤد غزنوی نے

فرمایا"مولانا سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کی لائبریری کتنی بڑی ہے۔"[13]

آخری لمحات

وفات سے قبل چھوٹی بیٹی کو ملنے کے لیے گاوں تشریف لے گئے تو بیٹی نے کچھ ناراضگی کا اظہار کیا تھا، پہلے گلے ملے کر روئے۔ بیٹی نے کہا: ابا جان میں ہر لحاظ سے راضی ہوں۔ وفات کے دن ان کے سر اور ڈارھی میں مہندی لگائی گئی، آپ نے غسل کیا اور نماز ظہر اور عصر ادا کی، اسی حالت میں 19 ستمبر 1981ء پانچ بجے شام بورے والا میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اِنا للہ و اِنا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ قاری عبداللطیف صاحب (خطیب وہاڑی) نے پڑھائی، آپ کے جنازہ میں بہت سارے علمائے کرام اور اہل توحید نے شرکت کی۔ ان کو بورے والا کے قبرستان میں ہی دفن کیا گیا۔[14]

حضرت حصاریؒ کی وفات پر علماء کے تاثرات :

مولانا حصاریؒ کی وفات کے بارے میں علمائے کرام کے کیا تاثرات تھے اس سلسلے میں ہفت روزہ مجلہ اہلحدیث لاہور سے ایک دو اقتباسات سپرد قلم کیے جاتے ہیں:

- یہ اندوہناک خبر خرد من دل پر بجلی بن کر گری کہ ملک کے مشہور عالم دین جماعت اہلحدیث کے ممتاز بزرگ نامور مصنف مایہ ناز مبلغ، قابل فخر محقق اور شہرہ آفاق مفتی حضرت مولانا عبدالقادر عارف حصاری طویل علالت کے بعد 19 ستمبر 1981ء کو انتقال فرما گئے ہیں ۔ ہمیں مولانا مرحوم کے ذاتی حالات اور علمی دینی خدمات سے کماحقہ آگاہی نہیں کیونکہ وہ ہمارے ہمعصر ہونے کے باوجود ہمارے اکابر میں شمار ہوتے تھے، وہ عمر میں اس عاجز سے کم و بیش بیس برس بڑے تھے اور علم و تحقیق اور تقوی و طہارت میں احقر کو انس کے کوئی نسبت ہی نہیں۔ مولانا مرحوم علم و تحقیق کے ذوق سے مالامال اور فتویٰ نویسی جیسی نازک اور پر خطر وادی کے نشیب و فراز سے کماحقہ آگاہ تھے ان کے سوانح حیات اور ان کے علم و فضل پر قلم اٹھانا تو ان کے کسی ہم عمر، ہمعصر اور مجلس بزرگی ہی کا کام ہے ہم تو آج کے فرصت میں ان کے انتقال پر ملال پر صرف چند آنسو بہانا چاہتے ہیں۔ مرحوم بڑی شدت سے سلفی المسلک اور فتاوی نویسی میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے مایہ ناز تلمیذ ابن قیمؒ اور متاخرین میں سے قاضی شوکانیؒ سے بغایت درجہ متاثر تھے، ان کی کتابوں پر ان کی گہری نظر تھی۔ مولانا مرحوم کے اس مختصر سے تعارف کے بعد ہم اس حقیقت کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اتنے اوصاف و کمالات کے باوجود ان کی زندگی عیش و عشرت کی نہیں فقر و قناعت کی زندگی تھی۔ انہوں نے زندگی بھر کوئی مال و دولت جمع نہیں کیا، ہمارے نزدیک ان کی سیرت کا یہ پہلو انتہائی تابناک ہے، کہ انہوں نے عسر و یسر ہر حال میں اپنی خودداری کو قائم رکھا، روکھا سوکھا کھایا لیکن اپنی درویشی پر آنچ نہ آنے دی، کچے مکان اور مسجد کے حجروں میں بسیرا کیا لیکن غلط سلط بہانوں سے دولت جمع نہیں کی ان کی زندگی اور موت صحیح معنوں میں آنحضرت ﷺ کی مشہور دعا: اللھم احینی مسکینا امتی مسکینا کا نمونہ تھی۔[15]

- محمد حسین آزاد (مری) آپ حضرت عارف حصاریؒ کے خاص تلمیذ رشید ہیں۔اپنے استاد گرامی کے انتقال پر ملال پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت حصاریؒ پاکستان کے ابن تیمیہ تھے۔ مفتی اعظم اور اسلام کا بطل جلیل حضرت حصاریؒ مورخہ 19 ستمبر 1981ء کو اس دار فانی سے رحمت ربی کی طرف انتقال فرماگئے ہیں اور اس کے ساتھ ہی پاکستان میں تحقیق و مطالعہ اور علم و تقوی کی ایک ایسی شمع گل ہو گئی جس کا بدل شاید صدیوں تک پیدا نہ ہو سکے۔ میں نے حضرت حصاریؒ کو ایک مربی و مشفق اور خطیب و محقق کی حیثیت سے ذرا قریب سے دیکھا ہے اسی نسبت سے میں مرحوم کی حیات مستعار کے چند گوشے قارئین کی نظر کرنا چاہتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ قارئین اس جلیل القدر بے مثال محقق کے تذکرہ سے محضوظ ہوں گے۔ ممکن ہے کہ مرحوم کی حیات کے چند کمزور پہلو بھی کسی واقف حال کی نظر میں کھٹکتے ہوں مگر اذکرو موتاکم بالخیر کے پیش نظر ہم خوبیوں کا ہی تذکرہ کرنے کے پابند ہیں تاکہ رب رحیم ہماری کوتاہیوں سے در گزر فرمائیں۔ ہندوستان کا ابن تیمیہ کے عنوان کے تحت مرحوم شورش کاشمیری نے لکھا تھا کہ عرب کے دمشق میں ابن تیمیہ کی زندگی میں دو راتیں ایسی گزریں کہ جن میں وہ مطالعہ نہ کر سکے مگر ہندوستان کے ابن تیمیہ (حضرت مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم) پر کوئی رات بھی ایسی نہیں گزری جس میں ان کے مطالعہ کا ناغہ ہوا ہو، اگر میں کہوں تو اس میں قطعا مبالغہ نہ ہو گا کہ پاکستان کے ابن تیمیہ (حضرت حصاریؒ) کی پوری زندگی تا دم واپسیں کوئی دن بھی ایسا نہیں گزرا جس روز ان کے قلم نے کسی استفسار یا فتویٰ کی گتھی نہ سلجھائی ہو۔

ہو ہمیشہ خاک پر تیری فرشتوں کے سلام

ہو میسر روح کے فردوس میں عیش دوام۔[16]

3۔ مولانا حصاریؒ کی تصانیف کا اجمالی جائزہ:

اصول تحقیق کے اصولوں اور قواعد کی روشنی میں حضرت حصاریؒ کی تصنیفات کو دیکھا جائے تو قاری بلا تردد یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ آپ کی تمام تالیفات و تصنیفات تحقیق کے اعلیٰ معیار پر پوری اترتی ہیں۔ صرف تصانیف ہی نہیں بلکہ آپؒ کے مضامین مختلف رسائل میں چھپتے تھے۔ تنظیم اہلحدیث میں آپ کے اکثر مضامین چھپا کرتے تھے انہی میں ایک مقالہ چالیس سے زیادہ اقساط میں مکمل ہوا تھا۔ ذیل میں آپؒ کی ان کتب کی فہرست پیش کی جاتی ہے، جن کی بدولت آپ علماء میں بلند پایہ مصنف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

1۔ نبوی جواہر و درذکر کبائر۔2۔ تحفہ قادریہ 3۔ کتاب الاذان .4۔ شرعی داڑھی 5۔ گانا بجانا حرام ہے 6۔ نکاح شغار 7۔ ظل رسول 8۔ اہل سنت کی پہچان 9۔ اثبات عذاب قبر 10۔ حرمت حقہ 11۔ اربعین قادری 12۔ آئینہ تحقیق. 13۔ رشوت خوری 14۔ تکفیر بے نمازاں 15۔ راگ باجے کی حرمت 16۔ قبروں پر اذان 17۔ حکم گیارہویں 18۔ احکام رکعتین الفجر 19۔ معیار صداقت 20۔ احسن الکلام

ان کی بعض کتابوں کا مختصر اتعارف پیش کیا جاتا ہے۔

نبوی جواہر درذکر کبائر:

آپ کی اس کتاب کا نام نبوی جواہر در ذکر کبائر ہے۔اور یہ فاروقی کتب خانہ ملتان سے شائع ہوئی۔اور اس کا سن طباعت مارچ 2003ء ہے مولانا حصاریؒ نے جب موجودہ حالات پر طائرانہ نگاہ کی جو عوام الناس کو کبیرہ گناہ کا مرتکب اور کفر و شرک، فسق و فجور اور بے دینی میں مبتلا دیکھا۔تو آپؒ نے لوگوں کی اصلاح کے لیے مختلف تقاریر کیں۔ان تقاریر سے پہلے قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے کبیرہ گناہوں کو تلاش کیا پھر ان کے احکام و وعیدات کی چھان بین کرتے ہوئے اپنے خطبات اور عام تقاریر میں کبیرہ گناہوں کو بیان کیا۔اور عام لوگوں کو وضاحت سے بتایا کہ فلاں فلاں گناہ کبیرہ گناہ ہیں اور فلاں صغیرہ اور پھر ہر گناہ کی وعید بیان کی۔یہ چونکہ لوگوں کے اخلاقی اصلاح کے لیے تھا اس لیے لوگوں نے اس کو پسند بھی کیا اور خواہش بھی ظاہر کی کہ اس کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے تاکہ ہر خاص و عام اس سے مستفید ہو سکے ۔1380ھ میں ایک خطبہ کے موقع پر مولانا کے ایک قریبی اور مخلص بھائی نے مولانا کو مجبور کیا کہ آپ کتاب تحریر کریں ہم اس کو طبع کرائیں گے چنانچہ آپؒ نے باوجود مشاغل کے یہ کتاب لکھی۔تاکہ لوگ گناہ کے معاملے میں یہ جان سکے کہ شرعی حکم کیا ہے۔اس کتاب پر تحقیق پروفیسر ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر نے کی جنہوں نے حوالہ جات کو ڈھونڈنے میں انتھک محنت کی۔اس میں آیات اور احادیث کی تخریج بھی کی گئی جس مقام پر حوالے درج نہ تھے وہ درج کیے گئے۔ بعض جگہ عنوانات میں مختصر تبدیلی کی گئی۔اس کتاب میں مولاناؒ نے سو(۱۰۰) بیان اکٹھے کیے۔ جن میں سب سے پہلے گناہ کو واضح کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر گناہ کے متعلق پیشین گوئیاں دی تھی۔اللہ کے رسول ﷺ نے خدا سے اطلاع پا کر یہ بتایا کہ آئندہ زمانہ میں بڑی گمراہی پھیل جائے گی لوگ پھر گناہ اور نافرمانیاں شروع کر دیں گے [17] گویا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض سے اور اصلاح کی نیت سے یہ کتاب تیار کی ہے۔

اسلام میں اصلی اہل سنت کی پہچان:

آپ کے ایک عمدہ کتاب کا نام اسلام میں اصلی اہل سنت کی پہچان ہے جو کہ مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور سے طبع ہوئی اس کا سن طباعت فروری 2002ء ہے۔آپ نے اس کتاب میں جو سنت کے پیروکار ہیں ان کے متعلق آگاہ کیا کہ اہل سنت کی پہچان کیا ہوتی ہے۔اس کے متعلق اصول دعوی پیش کیا یعنی جو شخص جس بات (مسلک) کا دعوی کرے اس پر وہ عمل بھی کرتا ہو اور عقیدہ بھی رکھتا ہو تو اس وقت اس کا دعوی درست ثابت ہو گا۔ پھر جھوٹے دعوی کرنے والے گروہ کو قرآن و حدیث سے منافق ثابت کیا۔اہل سنت گروہ اگر اپنے اعمال اور عقیدہ میں درست ہے تو اس کو فرقہ ناجیہ میں شمار کیا۔اہل سنت کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا کہ اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جن کا طریقہ و عمل وہی ہے جو نبی کریم ﷺ کا طریقہ اور صحابہ کرامؓ کا ہے۔وہ اہل بدعت کے طریقہ پر نہیں چلتے۔سنت کی تعریف،اقسام اور نبی کریم ﷺ کے عہد میں صحابہ کرامؓ کی مثالیں پیش کی۔ مولانا نے سنت اور اہل سنت کی تعریف و تشریح کے بعد اصلی اہل سنت اور جعلی اہل سنت کے مابین فرق واضح کرنے کے لیے مسائل اعتقادی و عملی کو پیمانہ مقرر کیا۔ جس سے اہل سنت اور اہل بدعت میں فرق واضح کر دیا۔ان مسائل میں متعدد عنوانات کو زیر بحث لائے۔ان میں صحابہ کی پابندی سنت،اول وقت نماز جمعہ کی ادائیگی،اذان باوضو ہو کر کھڑے ہو کر کہنا، نماز جنازہ میں چار تکبیر کہنا سنت ہیں ، کھڑے ہو کر پانی پینا، بیمار کے پاس کس قدر ٹھہرنا، حجر اسود کو سنت سمجھ کر بھوسہ کرنا،معتکف کے لیے کیا سنت

ہے؟، مذہب اور فرقہ بندی کرنا شرع میں جائز نہیں، ایمان اور اس کی کمی و بیشی کا سلسلہ، قرآن کلام الٰہی ہے یا نفسی؟، مسئلہ استوا علی العرش اور بعد از موت اولیاء اللہ کے تصرفات کا عقیدہ۔ یہ تمام کو بدعت اور سنت کے درمیان میزان مقرر کیا۔[18]

کتاب الاذان:

آپ کی اس کتاب کا عنوان کتاب الاذان ہے جو کہ مکتبہ دار الحدیث منڈی راجووال، ضلع ساہیوال سے شائع ہوئی اور اس کا سن طباعت جنوری 1997ء ہے اور تعداد ایک ہزار تھی۔ مولانا نے اس کتاب میں اذان کے تمام احکامات کو یکجا کر دیا، کیونکہ ان دینی احکام میں جہاں کئی بدعات اور خرابیاں اور جاہلانہ رسوم شامل ہو گئی وہاں ان میں غفلت اور سستی بھی پیدا ہوئی۔ جنہیں دیکھ کر دکھ اور احساس پیدا ہوتا ہے۔ اور انہی دکھ اور احساس کو مدنظر رکھتے ہوئے مصنف نے ان تمام احکامات کو قرآن و سنت کے مطابق اکٹھا کر دیا۔ اس کتاب کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کہ سمندر کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہو۔ اس میں اڑھائی سو کے قریب نماز کے مسائل ہیں۔ آپؒ نے اذان کے لغوی اور شرعی معنی قرآن و سنت سے واضح کیے۔ اذان کی اقسام کے بارے میں بھی بیان کیا مولانا لکھتے ہیں:

اذان کی اپنے اطلاق کی رو سے تین اقسام ہیں۔ ایک محض اعلام جیسے صلوۃ کسوف وغیرہ میں ہے، دوم اذان معروف شرعی جیسے نماز کے اوقات خمسہ میں دی جاتی ہے اور اس پر تمام امت کا تعامل مسلسل چلا آرہا ہے سوم اذان شیطان جو اس حدیث سے ثابت ہے۔۔[19]

آئینہ تحقیق:

اس کتاب کا عنوان آئینہ تحقیق رکھا اور یہ دفتر صحیفہ اہل حدیث کراچی سے طبع ہوئی اور اس کا سن طباعت مارچ 1939ء اور ملنے کا پتہ دفتر رسالہ صحیفہ اہلحدیث مدرسہ دار لکتاب والسنۃ، صدر بازار دہلی ہے۔ مولانا نے حدیث اور فقہ مروجہ کا مقابلہ کر کے عمل بالحدیث کو شرعاً صحیح اور حق ثابت کیا ہے اس پر مقلدین حنفیہ بہت چکرائے تو مولانا نے آئینہ تحقیق کے نام سے کتاب لکھی جس میں تقلید شخصی اور فقہ مروجہ کی بنا پر تعین مذہبی کو گمراہی قرار دے کر فقہ مروجہ اور کتب فقہ کو دس وجوہ سے بمقابلہ حدیث مردود ثابت کیا۔ اس کتاب میں مولانا نے شرعی علم فقہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ علم فقہ قرآن مجید ہے اور سب صحابہ فقہاء تھے۔ علم فقہ کی اقسام کو واضح کیا اور رائے اور قیاس کی مذمت اور اس کی تشریح بھی کی۔[20]

شرعی تعویذات:

آپؒ کی اس کتاب کا نام شرعی تعویذات ہے اور یہ مکتبہ ایوبیہ، حدیث محل کراچی طبع ہوئی۔ اخبار اہل حدیث لاہور کے ایک شمارے میں مضمون شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا" تعویذ کی شرعی حیثیت "اور مضمون نگار بحر العلوم سعودیہ کراچی کے متعلم تھے۔ مولانا نے اس کے جواب میں یہ کتاب لکھی اور بتایا کی شرعی تعویذات کون سے ہیں۔ مضمون نگار نے ہر قسم کے تعویذ کو شرک قرار دیا ہے خواہ اس میں آیت قرآنی واسمائے الٰہی لکھ کر اللہ تعالی سے شفا چاہی گئی ہو حالانکہ اس کو علمائے اہل حق متقدمین بلکہ متاخرین میں سے بھی کسی نے شرک قرار نہیں دیا۔ مولانا حصاریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے صاف ظاہر ہوا کہ مضمون نگار شرک کی تعریف سے بالکل واقف نہیں ہے حالانکہ عام موحدین

بھی یہ جانتے ہیں کہ اللہ کی ذات باصفات یااس کے کسی حکم میں کسی مخلوق کو شریک کرناشرک ہے۔مولانانے اس کتاب میں دستور شرعی کی وضاحت بھی کی۔[21]

حرمت نکاح شغار:

اس کتاب کانام حرمت نکاح شغار ہے۔یہ کتاب مکتبہ سعودیہ حدیث منزل کراچی سے شائع ہوئی۔اس کتاب میں مولانانے نکاح مبادلہ وبٹہ مروجہ کوقرآن وحدیث کے نقطہ نگاہ سے حرام قرار دیاہے۔اس کے حرمت سے قبل ان رسومات کی طرف طائرانہ نگاہ ڈالی جو جاہلانہ ہونے کے ساتھ ساتھ قبیح بھی تھی۔اور ان قبیح رسوم میں نکاح جاہلیت کی بھی چند قسمیں مروج تھیں جن میں نکاح شغار خاص طورپر قابل ذکرہے جس کو ہمارے معاشرے میں نکاح بٹہ کہاجاتاہے جب محمد عربی ﷺ نے ملک عرب کی خصوصاًاور دیگر ممالک کی عموماًاصلاح فرمائی اور تمام فواحش اور برائیوں کااستحصال کیاتو نکاح بٹہ کو بھی حرام قرار دے کر ملک عرب سے دفع کر دیاتھاپھر عہد رسالت میں کبھی بٹہ نہ ہواجب مسلمانوں میں فرقہ بندی اور شر فساد شروع ہوااور طرح طرح کے فتنے برپاہوئے تو وہی رسومات جاہلیت وکفر عود کرآئیں چنانچہ ایساتغیر اور انقلاب پیداہوا کہ جاہلیت کی رسمیں عقائد وخیالات میں عبادات ومعاملات میں داخل ہو مذہبی صورت اختیار کر گئیں انہی میں سے ایک رسم جاہلیت نکاح بٹہ بھی ہے جس کواسلام نے حرام ٹھہرایاہے۔اسی وجہ سے یہ رسالہ شائع کر کے واضح کیاکہ نکاح بٹہ وتبادلہ شرعاحرام ہےاور اہل اسلام کایہ مذہبی فرض ہے کہ اس نکاح حرام کاانسداد کریں۔اس سلسلے میں مولانانے اس نکاح کی حرمت میں قرآن وحدیث سے دلائل پیش کیے۔اس بات کی بھی وضاحت کی کہ عقد نکاح سے پہلے عورت کوجو چیز دی جاتی ہے یاجو شرائط رکھی جاتی ہے وہ عورت کاحق ہے،مگر نکاح بٹہ میں لڑکی بدلہ لڑکی شرط رکھی توایک لڑکی دوسری لڑکی کاحق ہے اور وہ ایک دوسری کاعوض ٹھہری لیکن یہ حق ان کو نہیں دیاجاتااور نہ آسکتاہے دوسرے لے جاتے ہیں اور وہ اولاد بدلی کر لیتے ہیں یہ جاہلیت کاشعار ہے،اوراسی کو حرام قرار دیاگیاہے۔لفظ شغار کی تعریف اور اسی اقسام کو واضح کیاجن کو خلط ملط کر کے حلال قرار دیتے ہیں،آپؒ نے اس نکاح کی اقسام کو واضح کر دیاتاکہ قاری کوپڑھ کر بات سمجھ آجائے۔[22]

احکام رکعتی الفجر:

جس میں سنت فجر کے متنازعہ فیہ مسائل پر خوب بحث کی گئی ہے یہ دونوں رسالے دفتر صحیفہ اہل حدیث کراچی ارسال کئے گئے کہ وہ شعبہ تبلیغ کی طرف سے شائع کرادے انہوں نے منظور کر لیالیکن تادم تحریر شائع نہیں ہوئے بلکہ واپس کر دیے گئے۔[23]

حرمت خضاب:

اس میں خضاب کے مسئلہ پر مفصل بحث کی گئی ہے اور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ داڑھی پر سیاہ خضاب لگاناحرام ہے یہ رسالہ مولانا سوہدری نے شائع کیا۔[24]

سیاحۃ الجنان بمناکحۃ اھل الایمان:

رسالہ ہذامیں بیس دلائل سے ثابت کیاگیاکہ اہل حدیث لڑکے لڑکی کانکاح کسی دوسرے فرقے کی لڑکی سے نہیں ہوتا۔[25]

احتیاطی جمعہ:

بعض جگہ جمعہ کے ساتھ لوگ احتیاطی پڑھتے تھے۔ مولانا نے اس کی تردید کی مولانا محمود الحسن فیض پوری نے احتیاط الظہر کے نام سے رسالہ لکھا تھا، جس میں انہوں نے جمعہ کے روز چھ نمازیں مستقل ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ مولانا حصاریؒ نے جمعہ احتیاطی کے نام اس کا مدلل جواب لکھا جو

رسالہ کی صورت میں علماء روپڑی نے دفتر تنظیم روپڑ سے شائع کیا اب وہ نایاب ہے۔[26]

اول الخلق:

جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ حدیث اول ما خلق اللہ نوری موضوع اور من گھڑت ہے۔ مولانا نے وضاحت کی کہ بعض کا کہنا کہ سب سے پہلے اللہ نے نبی ﷺ کا نور پیدا کیا سفید جھوٹ ہے بلکہ سب سے پہلے اللہ تعالی نے پانی، عرش، قلم اور لوح محفوظ وغیرہ کو پیدا کیا۔[27]

تحفہ قادریہ:

پنجابی شعروں میں ایک مناظرہ کی روئیداد ہے مولانا مرحوم پنجابی کے بلند پایہ شاعر بھی تھے ان کے کتب خانہ میں پنجابی نظموں کی متعدد کاپیاں پڑی ہیں۔ مجھے یہ کتاب ملی تو نہیں ہے البتہ فتاوی حصاریہ کے مقدمہ میں مولانا کے بلند پایہ شاعر ہونے کی جھلک نظر آتی ہے۔[28]

فتاویٰ حصاریہ:

جیسا کہ اوپر کی سطور میں بیان کیا گیا ہے کہ آپ جو فتوی دیتے اس کی نقل بھی اپنے پاس رکھتے۔ مولانا محمد یوسف صاحب مہتمم دار الحدیث راجو وال (اوکاڑہ) آپ کے فتاوی کو مرتب کروا رہے ہیں۔ بقول ڈاکٹر حافظ عبدالرحمٰن بن مولانا محمد یوسف صاحب تین ہزار صفحات ہو چکے ہیں۔ عوام عام طور پر نکاح، طلاق اور وراثت کے مسائل لے کر حاضر ہوتے۔ بعض اوقات لوگ اپنی مرضی کے مطابق غلط بیانی کر کے فتوی لینے کی کوشش کرتے لیکن آپ ان کو فتوی نہ دیا کرتے۔ فتوی کے معاملہ میں اگر کبھی عدالت میں طلبی ہوئی تو کبھی جھجک محسوس نہ کی جہاں آپ سے خصوصا عائلی مسائل (نکاح، طلاق) وراثت اور عہد جدید کے مسائل راہنمائی لی جاتی۔ بھاول نگر میں عدالت میں طلبی ہوئی تو جج صاحب کو بہت اچھی طرح سے مطمئن کیا۔ یہ سات ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اور مکتبہ اصحاب الحدیث لاہور سے شائع ہوا۔"[29]

وجہ تالیف (فتاویٰ حصاریہ):

یہ فتاوی مولانا مرحوم کی کوئی مستقل تصنیف نہیں بلکہ عقائد و نظریات پر مبنی یہ ایسے علمی مقالات و تحقیقی فتاوی کا مجموعہ ہے جو ہمارے مسلکی اخبارات و جرائد میں محفوظ تھا یہ مسلکی اعتبار سے اس لیے کہ اس میں مولانا اقساط کے ساتھ تنظیم اہلحدیث میں مضامین دیتے رہتے۔ اور اگر کسی کے مضمون کا جواب دینا ہوتا تو قرآن و حدیث کے مطابق لکھ کر رسالہ جات میں بھیج دیتے اور وہ شائع ہو جاتا۔ مقالہ نگار نے مرتب فتاوی حصاریہ سے ملاقات بھی اور جمع بندی کے متعلق معلومات حاصل کی اور اس کی جمع بندی کا پس منظر کچھ یوں ہیں:

مولانا ابراہیم خلیل[30] مرتب فتاوی حصاریہ فرماتے ہیں:

"کہ اس فتاوی کو اکٹھا کرنے کے لیے مجھے میرے استاد محترم جناب مولانا یوسف راجووال نے حکم دیا کہ حضرت عارف حصاری کے مقالات و فتاوی جات جہاں جہاں، جس جس رسائل میں جمع ہیں اکٹھے کر کے ایک کتابی شکل دو، لہذا میں اپنے استاد محترم کے کہنے پر اس کام کے لیے محنت شروع کر دی اور مجھے اس کام کے لیے تین سے چار سال لگے اور ان سالوں میں میں نے رات دن محنت کی اور بعض مضامین تو ایسے رسائل میں تھے جو آسانی سے نہ ملتے تھے، انہیں بھی اکٹھا کیا، اور اس سلسلے میں مجھے دور دراز علاقوں کا سفر کرنا پڑا اور ان رسائل کی تعداد اتنی تھی کی مجھے چار تھیلوں میں لانا پڑے اور دن سے رات تک کا سفر کر کے رات 2،2 بجے تک گھر آتا اور ان جرائد اور رسائل کے سینوں سے حضرت عارف حصاری کے مقالات و مضامین کو کتابی شکل دی"۔[31]

فتاوی حصاریہ کے مندرجات کا تعارفی مطالعہ

جلد اول تا دوم: اس جلد میں عقیدہ اور کلام سے متعلق مباحث کو بیان کیا گیا ہے سب سے پہلے مولانا حصاری نے تقدیر کو سمجھنے سے پہلے درج ذیل رہنما اصول قرآن و حدیث کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کیے۔ جن کا خیال رکھنے سے اس مسئلے کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ تقدیر کے بارے میں بحث و مباحثہ میں نہ پڑنا، مسئلہ تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اقتدار کا مالک اللہ رب العزت کی ذات ہے۔ اسی طرح مولانا حصاری نے علم غیب کو بیان کرنے سے پہلے چند ضروری چیزیں بیان کی ہیں جن کا اس مسئلے کی وضاحت سے قبل قاری کے لیے جان لینا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر علم حقیقی: علم اضافی: علم اضافی جو کسی کے ذریعہ اور واسطہ سے حاصل ہو۔ یہ انبیاء کو حاصل ہو سکتا ہے اس کو مجازاً غیب کہتے ہیں، کیونکہ جب کسی کے ذریعہ علم ہو تو پھر اس کو حقیقت کے لحاظ سے علم غیب نہیں کہتے۔ مسئلہ نور محمدی و بشریت رسول ﷺ: مولانا حصاری نے مسئلہ نور محمدی کی وضاحت سے قبل کچھ مثالیں اور اصول پیش کیے تاکہ سب سے پہلے مسئلہ نور و بشریت کو سمجھا جا سکے۔ مولانا نے اس بات کی وضاحت کی آنجناب ﷺ کو نور کہنا گستاخی کے ضمن میں آتا ہے یا بشریت رسول ﷺ کو۔ اس ضمن میں مولانا نے کچھ اہم باتوں کی وضاحت ضروری سمجھی جس کے سمجھ جانے سے اس مسئلے کو بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ اول ما خلق اللہ القلم کی وضاحت: مولانا فرماتے ہیں کہ مشکوۃ میں قلم کی بابت یہ روایت وارد ہے کہ "اول ما خلق اللہ القلم" (حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب مخلوق سے پہلے اللہ تعالیٰ نے قلم کو پیدا کیا۔ مولانا حصاری سے سوال کیا گیا کہ کیا حضور ﷺ کا نور حضرت آدمؑ سے پہلے پیدا کیا گیا تھا یا بعد؟ اور کیا اللہ تعالی نے آپ کو اپنے نور سے پیدا کیا تھا؟ مولانا نے ان سوالات کے جوابات قرآن و حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے نہایت مدلل انداز میں دیے۔ مسئلہ وسیلہ: اس میں وسیلہ کی 6 اقسام کو درج کیا: اسماؑ و صفات الہی کا وسیلہ، اعمال صالحہ کا وسیلہ، ایمان بالرسولﷺ، رسول اللہ پر درود پڑھنے کا وسیلہ، کسی نیک اور صالح شخص سے دعا کروانا، اللہ کے ناموں کا وسیلہ دینا اور غیر مشروعہ اقسام بھی درج کی۔[32]

جلد سوم تا چہارم: مولانا حصاری کے مقالات و مباحث صرف عقائد تک محدود ہی نہیں رہے بلکہ آپ نے زندگی کے ہر شعبہ کے متعلق جو موجودہ دور میں مسائل پیش آتے رہے ان کا جواب قرآن و حدیث سے دیتے رہے۔ اس جلد میں عبادات، طہارت وغیرہ سے متعلق فتاوی

جات کو بیان کیا گیا ہے جیسے: غسل جنابت کا طریقہ، جنبی اور حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت، تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے اور وضو،[33] مسجد کے مسائل، مسجد میں داخلہ کے آداب، مساجد میں ممنوع کام[34]: اسلام میں نماز کی اہمیت، نماز کی نگہداشت، لفظ صلوات کی تحقیق، بے نمازی کی رفاقت، شرعی نماز کے لیے سات ضروری احکام[35] عصر حاضر کے نمازی کی اقسام[36]، بے نماز کے کفر و اسلام پر محققانہ بحث، قرأت سے متعلقہ مسائل، جنازہ کے مسائل، زکوۃ کے مسائل، روزہ کے مسائل، حج کے مسائل، قربانی کے مسائل، عقیقہ کے مسائل، جانوروں کے کی حلت و حرمت کے مسائل اور داڑھی کے مسائل شامل ہیں۔[37]

جلد پنجم تا ہفتم: اس جلد میں معاملات و مناکحات سے متعلقہ مسائل کو اکٹھا کیا گیا ہے جیسے نکاح کے مسائل[38]، مشرکوں اور کافروں سے نکاح حرام، قانون مناکحت[39]، مسئلہ خِطبہ علی الخِطبہ، خطبہ کے معنی اور اس کی کیفیت، داماد سے شادی کا خرچہ لینا[40]، مسئلہ جہیز[41] طلاق کے مسائل، شوہر مفقود الخبر کی بیوی کے متعلق: دھوکے کی طلاق، خرید و فروخت کے مسائل، وراثت کے مسائل، قرآن مجید سے متعلق مسائل، لباس کے بارے میں اور دیگر مختلف مضامین شامل ہیں۔[42]

خلاصہ:

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ تاریخ اسلامی میں فتاوی نویسی میں ایک تسلسل رہا اور کوئی بھی دور اس سے خالی نہیں رہا۔ برصغیر کے معروف عالم دین مولانا عبدالقادر حصاریؒ نے مختلف موضوعات پر محققانہ جوابات دیے جو فتاوی حصاریہ کی شکل میں سامنے آئے اور علاوہ ازیں محققین کا روزِ اول سے یہ دستور رہا ہے کہ جمع شدہ مواد کی آغاز سے انتہاء تک تخریج کرتے ہیں، بعد ازاں اس سے نتیجہ اخذ کرکے طے شدہ اصولوں کے مطابق تعمیری جائزہ یا تبصرہ پیش کرتے ہیں جس سے حاصل شدہ بحث کے مصادر و مراجع، تحقیقی سرگرمیاں اور بے شمار کتب کا علم ہوتا ہے۔ اسی قضیہ اور اصول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے زیرِ مطالعہ تحریر میں اسی اسلوب اپنایا گیا ہے۔ اور عقائد سے لیکر زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق اس فتاوی میں رہنمائی موجود ہے۔ البتہ اس ان کے فتاوی کی روشنی میں حقیقت کا اظہار تو ہم بلا جھجک کرتے ہیں کہ مولانا حصاری شیخ ابن تیمیہؒ کی وسعت علمی اور ابن حزمؒ کی فقہی نکتہ سنجی کے حامل تھے انہوں نے جو علمی ورثہ چھوڑا ہے اسکی جمع و تدوین کے لیے تو ایک دفتر ضخیم اور صحبت طویل کی ضرورت ہے کیونکہ قسام ازل نے ان کے نہاں خانہ دل میں تحقیق و مطالعہ کا اتنا ذوق فراواں ودیعت فرمایا تھا کہ وہ صحیح معنوں میں مہد سے لحد تک طلب علم میں سر گرداں رہے اور ہر طلوع ہونے والا سورج ان کے علم میں اضافہ ہی کرتا تھا آپ ہمہ وقت مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ آپ کی تحریر سے وسعت مطالعہ کا اندازہ اس امر سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یہ مجموعہ فتاوی و مقالات تقریباً دو سو کتب سے زائد کے مطالعہ کا نتیجہ ہے۔

References

[1] Abdullah Saleem,Tadhzkarah Ārif Ḥiṣarī (Rajūwāl: Maktbah Dā r-ul-Ḥadith,1983 AD),21.

[2] ڈاکٹر عبدالروف ظفر (جو ڈائریکٹر سیرت چیئر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ سرگودھا، چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ جامعہ لاہور بھی رہ چکے ہیں۔ آپ مورخہ 02-2020 کو دار فانی سے کوچ کر گئے۔)

[3] Dr. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Q ᾱ dir Ārif Ḥiṣarī"Muḥaddis, No: 16, Issue: 140(1986):7.
[4] Al-Muzmmil 73:6.
[5] Ban ī Isrᾱīl 17:27.
[6] Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,8.
[7]6. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,
[8] Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,7.
[9],23. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī
[10] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī ,48
[11] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī ,48
[12]Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria(Lahore: Maktbah Aṣḥᾱb ul Ḥadith,2012),18.
[13]Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,7.
[14] Abdul Qadir Ḥiṣarī, Fatawa Ḥiṣarīa,28.
[15] Hafat Roza "Ahl-e-Ḥadīth, Lᾱhore", October,1981,12
[16] Hafat Roza "Ahl-e-Ḥadīth, Lᾱhore", October,1981,12
[17] Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Nabwī dr Dhikar Kbᾱir, (Multan:Fᾱrūqī kutab Khᾱnah,2003),92
[18] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
[19] Abdul Qᾱdir Ḥiṣᾱrī,Kitᾱb al Adhᾱn(Rajūwᾱl: Maktbah Dᾱ r-ul-Ḥadith,1997),39
[20] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
[21] Abdul Qᾱdir Ḥiṣᾱrī,Shr'ī t'awīdhᾱt(Karachi:Maktbah Ayūbiah, ND),18
[22] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
[23] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,86
[24] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
[25] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,90
[26] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,90
[27] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,91
[28] Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,91
[29] Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,32

[30] آپ کا پورا نام مولانا ابراہیم خلیل ولد نور محمد ہے،آپ کے والد کا نام نور محمد ہے،اعوان برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔1945 میں پیدا ہوئے اور موضع نول میں پیدا ہوئے جو کہ لکھوکے سے تین میل فاصلے پر واقع ہے،مقالہ نگار نے مولانا سے ملاقات کے لیے وقت لینا چاہا۔ٹیلی فون پر رابطہ کیا تو کہنے لگے کہ ہم تو اللہ کے دین کے خادم ہیں آپ جب دل چاہے آجاؤ۔جب ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو پتہ چلا مولانا تو نہایت ہی سادہ مزاج کے حامل ہیں۔میں نے عرض کیا میں سرگودھا سے حاضر ہوا ہوں مجھے حضرت عارف حصاری کے بارے میں معلومات چاہیے مولانا کے پاس جو کچھ بھی تھا میرے لیے لے آئے ان میں مولانا کے خطوط جو خود اپنے ہاتھ سے لکھے تھے مجھے دیے۔آپ نے 1959ء میں درس نظامی مکمل کرنے کے لیے راجووال مدرسہ میں داخلہ لیا اور 1964 میں فارغ التحصیل ہوئے 1965 میں جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں مولانا عبدہ سے بخاری،موطا امام مالک،بیضاوی وغیرہ کتب پڑھی۔مولانا یوسف سے بخاری کا کسب فیض کیا 1964 میں جامعہ قدس سے حافظ عبداللہؒ سے تفسیر پڑھی اور تفسیر سورۃ فاتحہ سے سورۃ انفال تک پڑھی تو اس دوران مولانا عبداللہؒ بیمار ہوئے تو چھٹی کروادی اور اسی سال حافظ عبداللہؒ کی وفات ہوئی 1965 میں مولانا غلام اللہ خان (راجہ بازار راولپنڈی) جو کہ دیوبندی عالم تھے،سے تفسیر قرآن پڑھی۔اور ویسے تو راجووال کے ایک استاد حافظ عبداللہ (بڈھی مال) سے تفسیر کی سند حاصل کی ہوئی ہے۔اس کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں حضرت عارف حصاریؒ بھی شامل ہیں جن سے آپنے ابتدائی کتب کی تعلیم حاصل کی اور یہ تعلیم چک نمبر (L)71/5 سے میں پڑھا۔جیسے ابواب الصرف،علم النحو،آسان قاعدہ وغیرہ

[31] ملاقات مولانا ابراہیم خلیل حجرہ شاہ مقیم بروز جمعرات مورخہ: 19/03/2015

[32] Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,1:56.

[33] مولانا کا الاعتصام 1947 میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں یہ مسئلہ بھی درج تھا کہ آیا کہ تہبند یا پاجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو تو وضو قائم رہتا ہے یا ٹوٹ جاتا ہے۔

مولانا نے اس ضمن میں قرآن و حدیث سے مدلل انداز میں گفتگو کی اور اس کا ثبوت پیش کیا۔ یعنی جس نے تہبند ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تو وضو فاسد ہو جاتا ہے اس کو دوبارہ وضو کرنا چاہیئے۔

34 حضرت عارف حصاریؒ نے دس وہ ممنوعہ کام بتائیں جن کا مساجد میں کرنا جائز نہیں ہیں مثلاً مسجد میں تھوکنا منع ہے، گم شدہ چیز مسجد میں ڈھونڈنا، بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آنا، مسجد میں دنیا کے جھگڑے کرنا اور مسجد کو راستہ بنانا وغیرہ

35 اقامت، اخلاص، خشوع، قنوت، حفاظت، مداومت اور پابندی وقت

36 مولانا حصاریؒ کی دقیق فہمی نے زمانہ موجودہ میں جو نمازی دیکھے ان کو متعدد اقسام میں تقسیم کیا: (۱) اصلی نمازی (۲) فصلی (۳) نقلی (۴) ریائی (۵) اجتماع (۶) قضاعمری (۷) مذہبی (۸) احتیاطی (۹) معکوسی (۱۰) مطلبی (۱۱) بے وقتی (۱۲) انفرادی (۱۳) فیشنی (۱۴) رمضانی (۱۵) خوفی (یہ سب اقسام دنیا کے متعدد ملکوں میں موجود ہیں۔)

37 Abdul Qādir Ḥiṣarī, Fatāwā Hiṣāria,3:56.

38 نکاح سے متعلقہ فتاوی جات ان ابحاث پر مشتمل ہیں: کفو دین کا تلاش کرنا واجب ہے.

39 مولانا نے حکومت وقت کو قانون مناکحت کی تجویز پیش کی جو مختلف مسالک کے علماء کا متحدہ فیصلہ تھا۔ تجاویز: بغیر اذن ولی کے نکاح حرام ہے۔ ۲۔ نکاح متعہ قطعا حرام اور قیامت تک حرام ہے۔ ۳۔ نکاح حلالہ حرام ہے ۴۔ نکاح زانی اور زانیہ حرام ہے، ۵۔ تن بخشی اور خفیہ نکاح حرام ہے۔ ۶۔ جبری نکاح حرام ہے، ۷۔ حاملہ عورت کا نکاح حرام ہے۔ ۸۔ نکاح بٹہ سٹہ حرام ہے۔ ۹۔ نکاح عفیف صالح کا فاسقہ فاجرہ عورت سے حرام ہے۔ ۱۰۔ رسومات کفریہ، شرکیہ شادی میں کرنے والے مرد و عورت کا نکاح حرام ہے۔ تلک عشرۃ کاملۃ، ایسے نکاح شرعا حرام ہے لہذ حکومت کو خالص نکاح حلال جائز قرار دے کر باقی سب حرام نکاح بند کرنے کی اپیل ہے۔

40 مولانا فرماتے ہیں کہ عام طور پر شادی کے موقع پر دو قسم کا خرچ لیا جاتا ہے: عرفی: عرفی خرچ شادی کا یہ ہے کہ مثلا لڑکی والے اپنے رشتہ داروں کو لڑکی کے بیاہ پر دعوت دیتے ہیں اور برات کو ایک یا دو روز گھر پر رکھتے ہیں پھر سب کے لیے کھانا خاص طور پر تکلف سے تیار کیا جاتا ہے۔ شرعی: خرچ شرعی سے مراد ہے جو لڑکے اور لڑکی کی خانہ آبادی اور ضروریات کے لیے چیزیں تیار کی جائیں تو ان کے لیے اپنے داماد نلکح یا اس کے ولی سے خرچہ لینا جائز ہے اور لڑکی کا ولیمہ بھی اسی خرچہ سے کیا جا سکتا ہے۔ بشرطیکہ لڑکی راضی ہو۔

41 لفظ جہاز جہیز کا اطلاق اگرچہ مطلق سامان پر ہوتا ہے لیکن اس کا اطلاق سامان شادی پر (جو دلہن یا دولہا کو دیا جاتا ہے۔) بھی وارد ہے لغات حدیث میں لکھا ہے سامان مسافر کا ہو یا میت کا یا دلہن کا سب کو جہیز کہا جا سکتا ہے۔ نفس جہیز دینا لینا مشروع ہے اور اس کا ذکر احادیث اور کتب فقہ اور علماء کے فتووں میں ملتا ہے پس اس کو غیر اسلامی قرار دینا بالکل غلط ہے جہز کا انکار کرنے والے کو اپنے فیصلے پر نظرثانی کی درخواست ہے.

42 Abdul Qādir Ḥiṣārī, Fatāwā Hiṣāria,4-5

References

1. Abdullah Saleem,Tadhzkarah Ārif Ḥiṣarī (Rajūwāl: Maktbah Dā r-ul-Ḥadith,1983 AD),21.
2. Doctor Abdul Rauf Zafar (Jo Director Serat Chair Islamiya University Bahawalpur chairman shuba ulom Islamiya jamah Sargodha chairman shuba ulom Islamiya jamah Lahor bhi rah choka hain, Ap morakh 02-2020 ko dar fani say Koch kar gai,
3. Dr. Abdur Rauf Zafar," Ḥazrat Mulana Abdul Q ā dir Ārif Ḥiṣarī" Muḥaddis, No: 16, Issue: 140(1986):7.
4. Al-Muzmmil 73:6.
5. Ban ī Isrāīl 17:27.
6. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qādir Ārif Ḥiṣarī,8.

7. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,
8. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,7.
9. 23. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī
10. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī ,48
11. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī ,48
12. Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria(Lahore: Maktbah Aṣḥᾱb ul Ḥadith,2012),18.
13. Abdur Rauf Zafar," Ḥzarat Mulana Abdul Qᾱdir Ārif Ḥiṣarī,7.
14. Abdul Qadir Ḥiṣarī, Fatawa Ḥiṣarīa,28.
15. Hafat Roza "Ahl-e-Ḥadīth, Lᾱhore", October,1981,12
16. Hafat Roza "Ahl-e-Ḥadīth, Lᾱhore", October,1981,12
17. Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Nabwī dr Dhikar Kbᾱir, (Multan:Fᾱrūqī kutab Khᾱnah,2003),92
18. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
19. Abdul Qᾱdir Ḥiṣᾱrī,Kitᾱb al Adhᾱn(Rajūwᾱl: Maktbah Dᾱ r-ul-Ḥadith,1997),39
20. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
21. Abdul Qᾱdir Ḥiṣᾱrī,Shr'ī t'awīdhᾱt(Karachi:Maktbah Ayūbiah, ND),18
22. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
23. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,86
24. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,89
25. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,90
26. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,90
27. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,91
28. Abdullah Saleem,Tadhkarah Ārif Ḥiṣarī,91
29. Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,32
30. Ap ka pura name molana Ibrahim Khalil father Noor Muhammad hai, Ap kay father ka name Noor Muhammad hai, awan baradari say thaloq rakhta hain, 1945 ma pada howa or muzoh nul ma pada howa jo kay likho kay say teen meil fasla par wakiya hai, chak number (L)5\71 say ma parah, jisa abwab al sirf ulem al khu asan qaidah wakhara.
31. Mulaqat mulana Ibrahim Khalil hijra shah muqeem barroz Thursday morakh: 19\03\2015.
32. Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,1:56.
33. Mulana ka al atsam 1947 ma aik mazmon shaya howa jis ma ya bhi daraj tha kay aya kay thabindya pajama tagnuh say necha ho to wazo qaim rahta hai, ya tot jata hai, mulana nay us zaman ma Quran wa hades say madlal andaz ma kuftogo ki or us ka sabuit pash kiya, yani jis nay tagnuh say necha latqai to wazo fasid ho jata hai, us ko dubara wazo karna chahiya.
34. Hazrat Arif Asari nay das wo mamno kam batai jin ka masajid ma karna jaiz nhi hain, maslan masjid ma thukna mana hai, gum shuda cheez masjid ma dhundna badbodar cheezan kha kar masjid ma ana masjid ma duniya kay jhagray karna or masjid ko rasta bana na wakhara.
35. Akamat, akhalaq khushuh qonut hifazat madamat or pabandi waqat.
36. Mulana hasari ki daqiq fahmi nay zamany mojod ma jo Namazi dekha un ko muthadid iqsam ma taqseem kiya: (1)Asli Namazi (2)Fasli (3)Nakli (4) Riyai (5) Aijtamai (6) Qaza umri (7) Mazhabi (8) Ahatiyati (9) Mahkose (10) Matlabi (11) Bay waqati (12) Anfaradi (13) Fashani (14) Ramzani (15) Khufi (ya sab iqsam duniya kay muthadad mulko ma mojod hain.
37. Abdul Qᾱdir Ḥiṣarī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,3:56.
38. Nikha say mutaliq fatvee jat un abhas par mushtamil hain: kofo deen ka talash karna wajib hai.
39. Mulana nay hukomat waqat ko kanon mana khat ki tajveez pasha ki jo mukhtalif maslikh kay ulamai ka muthadah faisla tha, tajveez: bakhair azan wali kay nikha haram hai. 2, nikha mutha qatha haram or Qayamat tak haram hai, talak asharat ka miltah aise nikha sharah haram hai lahaza hukomat ko khales nikha halal jaiza karar day kar baki sab haram nikha band karna ki apeel hai.
40. Mulana farmaty hain kay aim tor par shadi kay mokha par do qisam ka kharch liya jata hai, arfi: arfi kharch shadi ka ya hai ka missal larki waly apna reshatadaro ko larki kay bayah dawat data

hain, or barat ko aik ya do roz ghar par rakhta hain, phir sab kay liya khana khas tor par taqalof say tayar kiya jata hai, shary kharch shary say mard hai jo larka or larki ki khana abadi or zarroriyat kay liya cheezain tayar ki jain to un kay liya apna damad nakha ya us kay wali say kharch lana jaiz hai or larki ka walima bhi usi kharch say kiya ja sakta hai, bashir teeka larki razi ho.

41. Lafz jahaz jaheez ka italaq agar cha mutaliq saman par hota hai lakin us ka italaq saman shadi par (jo Dulhan ta dulha ko diya jata hai) bhi wared hai laghat hades ma likha hai saman musafer ka ho ya maiyat ka ta Dulhan ka sab ko jaheez kha ja sakta hai, nafs jaheez dena lana masharo hai or us ka ziker ahades or kutob fakah or ulma kay fatwon ma milta hai pas us ko khair islami karar dana billkul galat hai jaheez ka inkar karna waly ko apna faisla par nazar sani ki darkhuwaset hai.
42. Abdul Qᾱdir Ḥiṣᾱrī, Fatᾱwᾱ Hiṣᾱria,4-5